سوال

(397)جھوٹ بول کر سودا فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1)کیا دوکانداری میں جھوٹ بول کر سودا گاہک کو فروخت کرنا جائز ہے ؟

(2)اگر دوکان پر گاہک ہو تو نہ تو نماز پڑھ سکیں اور نہ کھانا کھا سکیں جب تک بالکل دوکانداری سے فارغ نہ ہو چاہے نماز قضا کرنی پڑے ۔

(3)ملازمین کو نماز پڑھنے سے روکنا یا کسی طریقہ سے منع کرنا ۔

(4)اگر کوئی شخص نماز پڑھنے جا رہا ہو تو راستے میں گاہک کو لے کر واپس دکان پر آ جائے اس کو سودا فروخت کر کے فارغ ہو تب نماز پڑھے ۔

(5)ملازمین کی بے عزتی کرنا اور گاہک کی عزت کرنا ۔

(6)ملازمین سے کیسا سلوک کیا جائے ۔

(7)ایک ملازم کو برتر سمجھنا دوسرے کو بدتر سمجھنا ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1)۔جھوٹ سے سودا سلف فروخت کرنا سخت منع ہے صحیح حدیث میں وارد ہے :

«ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وان الرجل ليصدق حتى يكون صديقا وان الكذب يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي الى النار وان الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا»(بخاری مع فتح الباری :10/507)

یعنی "سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ بہت زیادہ سچا بن جاتا ہے اور جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم میں لے جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ کے ہاں بہت زیادہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے ۔

(2)۔اذان سنتے ہی کاروبار زندگی معطل کردینا چاہیے قرآن مجید میں مومنوں کے اوصاف میں سے ہے :

رِجالٌ لا تُلهيهِم تِجـٰرَةٌ وَلا بَيعٌ عَن ذِكرِ اللَّهِ وَإِقامِ الصَّلوٰةِ وَإيتاءِ الزَّكوٰةِ ٣٧ ... سورة النور

یعنی (ایسے لوگ جن کو اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔"

راوی حدیث ابراہیم بن میمون الصائغ کے بارے میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

(وکان اذا رفع ال مطرقۃ فیسمع النداء) سنن ابی داؤد: 3/242 مع عون المعبود)

یعنی "ابراہیم جب ہتھوڑا اٹھاتا کہ لوہے پر مارے اسے اذان سنائی دیتی تو فوراً کام چھوڑ کر مسجد میں چلا جاتا۔

صاحب العون فرماتے ہیں :" ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود اس سے ابراہیم کی تعریف و توصیف کرنا ہے کہ ان کا لوہارا کام اللہ کی یاد سے مانع نہیں تھا بلکہ جب اذان سن لیتے تو ہتھوڑا چھوڑ کر مسجد مین چلے جاتے۔ (سنن ابی داؤد: 3/242 مع عون المعبود)

(3)۔ملازمین کو نماز کی ادائیگی سے روکنا کفار مکہ کی سنت کا احیاء ہے جو بیت اللہ کی عبادت سے منع کرتے تھے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَن أَظلَمُ مِمَّن مَنَعَ مَسـٰجِدَ اللَّهِ أَن يُذكَرَ فيهَا اسمُهُ وَسَعىٰ فى خَرابِها ١١٤ ... سورة البقرة

یعنی "اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی میں ساعی ہو۔"

لہذا عاقل انسان کے لائق نہیں ہے کہ اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کر کے اپنے لیے ذلت و رسوائی کا گڑھا کھودے۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا

(4)۔ایسے فعل کے مرتکب کو اللہ سے معافی اور استغفار کرنا چاہیے فرمان باری تعالیٰ :

استَغفِروا رَبَّكُم إِنَّهُ كانَ غَفّارًا ١٠ ... سورة نوح

"اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ معاف کرنے والا ہے۔"

(5)۔ملازمت کرنا نبیوں کی سنت ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود چند سکوں پر اہل مکہ کی بکریاں چراتے رہے۔ لہذا ملازم کو حقیر سمجھنا کمینگی ہے اس کے مرتکب کو تائب ہونا چاہیے اور گاہک سے خوش خلقی سے پیش آنا قابل تعریف فعل ہے۔

(6)۔ملازم کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے جس طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توصیفی کلمات متعدد احادیث میں بیان فرمائے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (مشکوۃ)

(7)۔اگر یہ تفاوت خصائل و عادات کے اعتبار سے ہے تو اس کا کوئی حرج نہیں بلاوجہ کسی کو بدتر سمجھنا درست بات نہیں بعض روایات میں ہے۔ «انزلوا الناس منازلهم»

یعنی "لوگوں سے ان کے مرتبے و مقام کے اعتبار سے پیش آو۔"

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص702

محدث فتویٰ